بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۳۲

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم یکشنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خطوط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہو

جلد ۳۲	۲۶ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش	۹ ذی الحجہ ۱۳۶۳ھ	۲۶ نومبر ۱۹۴۴ء	نمبر ۲۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ نبوت ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے ۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ آج حضور نے تحریک جدید کے نئے دور کے متعلق نہایت تفصیلی خطبہ ارشاد فرمایا ۔

حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی طبیعت سر درد اور چکروں کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ حرم ثالث سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے چند روز سے بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا کی جائے ؛

مکرم مولوی عبد المنان صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ تا حال ملیریا بخار سے بیمار ہیں ۔ آج بخار اور سر درد زیادہ ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؛

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

آیت قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی کا مطلب

فرمودہ ۲۹ اپریل ۱۹۴۴ء

مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

فرمایا ۔ آج میں ایک آیت کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں ۔ جو شیعوں کی طرف سے ہمیشہ اہل بیت کے ساتھ تعلق کی ایک وجہ قرار دی جاتی ہے ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربٰی (پ ۲۵ الشوریٰ رکوع ۳) یعنی میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا الا المودۃ فی القربٰی ۔ صرف قربی کے ساتھ محبت کا مطالبہ کرتا ہوں ۔

شیعہ لوگ

اس آیت کے معنے یہ لیتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ۔ تم پر میرے جو احسانات ہیں ۔ ان کے بدلہ میں میں ذاتی طور پر تم سے کسی چیز کا خواہشمند نہیں ۔ جہاں تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا سوال ہے ۔ کوئی مسلمان نہیں جو ان سے انکار کر سکے ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی کے ہر دن اور ہر ذات کو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ تمام بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے قربان کر دیا ۔ اور ہر قسم کے دکھ اور مصائب برداشت کر کے ان کو فائدہ پہنچانے کی کوشش کی ۔ پس کسی ایک یا دو احسانات کا سوال نہیں ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہم پر اتنے عظیم الشان احسانات ہیں ۔ کہ ہم ان کا شمار بھی نہیں کر سکتے ۔ بعض احسانات ایسے ہوتے ہیں ۔ جن کا پورا احساس دوسرا شخص کر لیتا ہے ۔ لیکن جس شخص کے احسانات کا دائرہ اتنا وسیع ہو ۔ کہ ان کا صحیح طور پر شمار بھی نہ کیا جا سکے ۔ اس کے متعلق

شکر گزاری کے جذبات

کا انسان قلب میں پیدا ہونا جس قدر ضروری ہے ۔ وہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے ۔ مگر باوجود ان بے انتہا احسانات کے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ حس بھی نہیں تھی ۔ کہ میں نے کوئی احسان کیا ہے ۔ ادھر ہماری یہ حالت ہے ۔ کہ ہم میں یہ طاقت نہیں ۔ کہ آپ کا شکریہ ادا کر سکیں ۔ اور ان

احسانات کے بدلہ میں

کوئی چیز آپ کی خدمت میں پیش کر سکیں ۔ اسی لئے اللہ تعالے نے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا قل لا اسئلکم علیہ اجراً ۔ تو لوگوں سے کہہ دے ۔ میں تم سے ان احسانات کے بدلہ میں کسی اجر کا طلبگار نہیں ۔ اس آیت کا یہ مطلب جہاں تک رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسانات کا سوال ہے ۔ بالکل درست ہے ۔ مگر شیعہ کہتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے گو اپنے متعلق کوئی اجر نہیں مانگا ۔ مگر الا المودۃ فی القربٰی کہہ کر اشارہ کیا ہے ۔ کہ میں تم سے صرف اتنی خواہش کرتا ہوں ۔ کہ میرے

رشتہ داروں سے حسن سلوک

کرنا ۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے ۔ کہ آیا اس آیت کا یہی مفہوم ہے ۔ یا اس کے علاوہ اس کا کوئی اور مطلب ہے ۔ اول اللہ تعالے فرماتا ہے ۔ قل لا اسئلکم علیہ اجراً تو کہہ دے کہ میں تم سے اپنے کام کے متعلق کوئی اجر نہیں مانگتا ۔ اس کے بعد الا کا لفظ آتا ہے ۔ اگر الا سے یہ مراد ہے ۔ کہ مانگنے کے متعلق اس میں کوئی استثنا کیا گیا ہے ۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا ۔ کہ میں تم سے کوئی اور اجر نہیں مانگتا ۔ ہاں یہ اجر تم سے ضرور مانگتا ہوں ۔ کہ میرے رشتہ داروں کا خیال رکھنا ۔ حالانکہ قرآن کریم کی دوسری آیات میں الا المودۃ فی القربٰی کے بغیر بھی اس مضمون کو ادا کیا گیا ہے ۔ اور کہا گیا ہے ۔ کہ میں تم سے کوئی ایسا اجر نہیں مانگتا جس کا تعلق جسم کے ساتھ ہو ۔ صرف یہ طلب کرتا ہوں ۔ کہ خدا تعالے پر ایمان لاؤ ۔ اور اس مضمون کی آیات دوسرے انبیاء کے ذکر میں بھی آتی ہیں ۔ اور وہ بھی یہی کہتے ہیں ۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے تو اللہ تعالے سورہ سباء ع ۶ میں یہاں تک فرماتا ہے ۔ کہ قل ما سألتکم من اجر فھو لکم ۔ یعنی اگر تمہارے خیال میں میں نے کوئی اجر تم سے مانگا ہے ۔ تو وہ ہرگز نہ دینا اُسے اپنے ہی گھر میں رکھو ۔ اور ظاہر ہے ۔ کہ یہ کہنا کہ مجھ پر ایمان لاؤ ۔ اور میرے احکام کی اطاعت کرو ۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی ذاتی فائدہ ہو ۔ یہ

ایمان اور اطاعت

تو بہرحال لوگوں کے اپنے فائدہ کے لئے ہے پس اس جگہ جو اجر کا لفظ آیا ہے ۔ اور جس کے طلب کرنے کی نفی کی گئی ہے ۔ اس سے مراد ایسا ہی اجر ہو سکتا ہے جس کا جسمانی طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یا آپ کے خاندان کو فائدہ پہنچ سکتا ہو ۔ اور جہاں تک ایسے اجر کا تعلق ہے جس کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جسمانی طور پر فائدہ پہنچ سکتا ۔ اس کی نفی دوسری آیت میں جو اس مفہوم میں آتی ہے موجود ہے ۔ دوسری آیات میں الا المودۃ فی القربٰی کے الفاظ ہی استعمال نہیں ہوئے ۔ صرف یہ کہا گیا ہے کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا (دیکھو انعام ۱/۱۶ ص ۵/۱۴ وغیرہا) اور یہ بات صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی نہیں کہی ۔

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دار الامان سے شائع کیا ۔

ایڈیٹر ۔ غلام نبی

بلکہ پہلے انبیاء نے بھی اپنی امتوں سے یہی کہا ہے کہ ہم تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے۔ پس جب ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسری جگہ بغیر کوئی استثنیٰ کرنے کے کہہ دیا ہے۔ کہ مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اور ساتھ ہی دوسرے انبیاء نے بھی یہی کہا ہے۔ کہ ہم کوئی اجر نہیں مانگتے تو اب اگر اس آیت میں الا المودۃ فی القربیٰ کے کوئی ایسے معنے لئے جائیں گے جن کا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان کو فائدہ پہنچ سکتا ہو تو یہ اول تو دوسری آیات کے خلاف ہوگا۔ دوسرے اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

انبیاء سابقین پر فضیلت

ثابت ہونے کی بجائے نقص ثابت ہوگا۔ کیونکہ یہی آیت اللہ تعالےٰ دوسرے مقامات پر پہلے انبیاء کے مونہہ سے بھی نکلواتا ہے۔ مگر وہاں یہ بتاتا ہے۔ کہ انہوں نے بغیر کسی اجر کی امید کے خالص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بنی نوع انسان کی خدمت کی۔ اُن سے کسی معاوضہ کا تقاضا نہیں کیا۔ نہ اپنے لئے نہ اپنے رشتہ داروں کے لئے مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ آپ نے گو یہ تو کہا کہ مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ مگر پہلے انبیاء کے طریق کے خلاف اتنا ضرور کہہ دیا کہ میرے رشتہ داروں کا خیال رکھنا اور اُن سے محبت کیا کرنا۔ یہ بات ایسی ہے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تنقیص ثابت کرنے والی اور آپ کے درجہ کو گھٹانے والی ہے۔ اور مَیں نہیں سمجھتا شیعہ اس بات کو تسلیم کرتے ہوں کہ یہ آیت نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کو گھٹانے کے لئے نازل ہوئی تھی۔ پھر ہم دیکھتے ہیں۔ اِلّا استثنیٰ ہے۔ اور استثنیٰ جو نفی کے بعد آئے اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ پہلے جملہ میں جس چیز کی نفی کی گئی تھی اس کے حکم سے بعد میں آنے والی شئے باہر ہے۔ مثلاً اگر کوئی شخص کہتا ہے۔ کہ میرے پاس پانچ پانچ روپے کے نوٹوں کے سوا اور نوٹ نہیں ہیں تو اس کے یہ معنے ہوں گے کہ اس نے جو نوٹوں کی نفی کی تھی۔ اس میں سے پانچ پانچ کے نوٹوں پر وہ نفی اثر انداز نہیں ان معنوں کے رو سے اگر مودّۃ فی القربیٰ کے معنے رشتہ داروں کی محبت کے کئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا۔ کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں چاہتا مگر رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے کا اجر چاہتا ہوں اور اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کی تنقیص ہے۔ اس تشریح کو مدنظر رکھکر اور اصحاب شیعہ کی تشریح کو درست تسلیم کرتے ہوئے اس

آیت کے دو ہی معنے

ہوسکتے ہیں (۱) اگر مودۃ کے معنے جسمانی نیک سلوک کے کئے جائیں۔ کہ اے لوگو میں تم سے جسمانی طور پر نیک سلوک کی امید نہیں رکھتا مگر میرے رشتہ داروں سے جسمانی طور پر نیک سلوک کرتے رہنا (۲) (اگر مودۃ کے معنے روحانی تعلق کے لئے جائیں) اے لوگو میں تم سے نہیں چاہتا کہ مجھ سے روحانی تعلق رکھو صرف یہ چاہتا ہوں کہ میرے رشتہ داروں سے روحانی تعلق رکھنا۔ ظاہر ہے کہ یہ دونوں معنے غلط ہیں جسمانی سلوک کے معنے کرکے یہ مراد لینا کہ میرے رشتہ داروں سے جسمانی طور پر نیک سلوک کرنا تو اس لئے غلط ہے کہ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سوال کی نسبت ہوتی ہے۔ اور دوسرے انبیاء سے بھی آپ کا درجہ گرایا جاتا ہے۔ اور روحانی تعلق کے معنے کرنے سے تو معنے بالکل کفر کے ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ مطلب یہ ہو جاتا ہے۔ کہ مجھ سے روحانی تعلق نہ رکھو۔ حالانکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روحانی تعلق رکھکر ہی ایمان حاصل ہوتا ہے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں ہی ایک دوسرے مقام پر فرماتا ہے۔ کہ جب تک یہ لوگ اپنی بیویوں اور اپنے بچوں اور اپنے بھائیوں اور اپنے عزیزوں سے زیادہ مجھ سے پیار نہیں کرتے اُس وقت تک یہ مومن نہیں کہلا سکتے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تو فرماتے ہیں۔ مجھ سے مودت کرنی ضروری ہے۔ اور ایسی ضروری ہے کہ تمہیں میری خاطر اگر اپنے ماں باپ کو چھوڑنا پڑے تو ان کو چھوڑ دو۔ اگر اپنی بیویوں کو چھوڑنا پڑے تو ان کو چھوڑ دو۔ اگر اپنے بچوں کو چھوڑنا پڑے تو ان کو چھوڑ دو۔ اگر اپنے بھائیوں کو چھوڑنا پڑے تو ان کو چھوڑ دو۔ اگر اپنے دوستوں کو چھوڑنا پڑے تو ان کو چھوڑ دو۔ پس اس محبت کا نہ صرف وجود ثابت ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے اس قسم کی مودت کا حکم ثابت ہے۔ اور بتایا گیا ہے۔ کہ اگر تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس قسم کی محبت نہیں رکھو گے جو دوسری

تمام محبتوں پر غالب

ہو تو اس وقت تک تم ایماندار نہیں کہلا سکتے۔ پس یہ دونوں معنے باطل ہیں۔

غرض اگر ہم یہ معنے کریں کہ مَیں تم سے کسی قسم کی روحانی محبت کا تعلق نہیں چاہتا صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ میرے رشتہ داروں سے محبت رکھنا تو یہ معنے قرآن کریم کی دوسری آیات کے خلاف ہیں کیونکہ قرآن خود کہتا ہے۔ کہ اگر تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت نہیں رکھو گے تو بے ایمان ہو جاؤ گے اور اگر اس آیت کے یہ معنے لئے جائیں کہ میں تم سے

کسی قسم کا دنیوی فائدہ

نہیں چاہتا۔ صرف اتنا کہتا ہوں کہ جب مَیں مر جاؤں تو میرے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرنا تو یہ معنے بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درجہ کی تنقیص کرنے والے ہیں۔ پس

شیعوں کے معنے

دونوں لحاظ سے باطل ہیں۔ ایک لحاظ سے آپ کی انبیاء سابقین پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی اور دوسرے لحاظ سے یہ معنے قرآن کریم کی اور آیات کے خلاف ثابت ہوتے ہیں اب ایک ہی صورت ان معنوں کی بچتی ہے۔ اور وہ یہ کہ الا المودۃ فی القربیٰ کے الفاظ کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہی چسپاں کیا جائے۔ اور اس آیت کے معنے یہ کئے جائیں کہ مَیں تم سے کوئی دنیوی اجر نہیں مانگتا ہاں تم سے ایک مطالبہ ضرور کرتا ہوں اور وہ یہ کہ تم میرے ساتھ روحانی تعلق پیدا کرو اور اس تعلق میں ایسے

اعلےٰ درجہ کے ثابت قدم

نکلو کہ اس کی نظیر کسی دنیوی رشتے میں نہ ملے پس الا المودۃ فی القربیٰ کے معنے یہ ہوئے کہ مَیں تم سے ایسے ہی تعلقات محبت کا تقاضا کرتا ہوں۔ جیسے اعلےٰ درجہ کے قریب سے قریب رشتے داروں کا آپس میں ہوتا ہے۔ گویا وہ مودت جو قریبی رشتہ داروں میں ہوتی ہے۔ میں تم سے اسی مودت کا اپنے متعلق تقاضا کرتا ہوں۔ یہ وہی مضمون ہے جسے دوسری جگہ ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ اِنَّ اللّٰہَ یَأمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبیٰ۔ فرماتا ہے۔ اللہ تعالےٰ تمہیں عدل اور احسان اور ایتاء ذی القربیٰ کا حکم دیتا ہے۔ ایتاء ذی القربیٰ سے مراد یہی ہے۔ کہ تمہارا نیکیوں کی طرف ایسا طبعی میلان ہو جائے کہ تمہیں نیکی کے کام کرتے وقت یہ خیال ہی پیدا نہ ہو کہ تمہیں اس کے بدلہ میں کچھ ملتا ہے یا نہیں ملتا گویا تمہیں وہ مقام حاصل ہو جائے جو تمام دنیوی خیالات اور نتائج اور ثمرات کو نظر انداز کر دینے والا ہو۔ پس الا المودۃ فی القربیٰ کے معنے یہ ہوئے کہ میں تم سے وہ محبت چاہتا ہوں جو ایک ماں اور بچہ کے درمیان ہوتی ہے۔ ماں اپنے بچہ سے حسن سلوک کرتے وقت یہ خیال نہیں کرتی کہ اسکے بدلہ میں مجھے کچھ ملیگا یا نہیں بلکہ وہ ایک فطری لگاؤ کے ماتحت اس سے پیار اور محبت رکھتی ہے۔ یہی حال بچے کا ہوتا ہے۔ ماں کی محبت اسکے رگ و ریشہ میں سرایت کی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ اس سے ایک والہانہ تعلق رکھتا ہے۔ یہی امر اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ تم مجھ سے ایسی ہی محبت کرو جیسے ایک بچہ اپنی ماں سے کرتا ہے۔ دوسری آیات میں مومنوں سے اس سے بھی بڑھ کر مطالبہ کیا گیا ہے اور فرمایا گیا ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے انبیاء سے اپنے ماں باپ سے بھی زیادہ محبت ہونی چاہیئے پس یہ کم سے کم مطالبہ ہے جو مومنوں سے کیا گیا ہے اور اگر اس حد تک بھی محبت کسی شخص کے دل میں نہ پائی جائے تو اسے سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ اپنے دعویٰ ایمان میں جھوٹا ہے پس لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ کے اصل معنے یہ ہیں کہ مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ ہاں تمہاری اصلاح اور تمہاری ترقی کے لئے یہ چاہتا ہوں کہ تمہیں میرے ساتھ ویسی ہی محبت ہو جیسے ذی القربیٰ میں ہوتی ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یعنی تمہیں یہ حس ہی نہ رہے کہ اس کے بدلہ میں تمہیں ملے گا کیا؟ مبادلہ کا خیال تمہارے دل سے بالکل مٹ جائے۔ مفسرین نے قربیٰ کے معنی یہ کئے ہیں۔ کہ وہ رستہ جس سے خدا تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور الا المودۃ فی القربیٰ کے معنے انہوں نے یہ کئے ہیں۔ کہ مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا صرف یہ چاہتا ہوں۔ کہ تمہارے اندر

خدا تعالےٰ کے قرب کی محبت

پیدا ہو جائے۔ مگر اس میں مشکل یہ ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ یہ معنے مفسرین نے کئے ہیں۔ اور وہ ایسے پایہ کے ہیں۔ کہ ان کی زبان دانی پر اعتراض مشکل ہے۔ پھر بھی قربیٰ کے معنے لغت میں قرابت رحمی کے ہی ہوتے ہیں۔ قرب کے معنے نہیں ہوتے۔ لغت والے قربۃ قرب اور قربیٰ میں فرق کرتے ہیں۔ گویا یہ لفظ ت کے ساتھ ی کے ساتھ اور بغیرت اور ی کے آتا ہے۔

قُرب کے معنے

قرب مکانی کے ہوتے ہیں۔ جیسے اس وقت یہاں بہت سے لوگ بیٹھے ہیں۔ جو ایک دوسرے کے پاس ہونے کے لحاظ سے ایک دوسرے کے قریب ہیں۔ گویا جو شخص کسی کے پاس بیٹھا ہے اس کے متعلق کہا جائیگا۔ کہ وہ دوسرے کے قرب میں بیٹھا ہے۔ لیکن جب قرب مکانی نہ ہو۔ بلکہ درجے کا قرب مراد ہو۔ تو اس کے لئے عربی زبان میں قربۃ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور جب نہ مکانی قرب مراد ہو۔ اور نہ درجے کا قرب مراد ہو۔ بلکہ رحمی تعلقات کے لحاظ سے کسی کا قرب مراد ہو۔ تو اس کے لئے قربیٰ کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ پس جہاں تک میں نے لغت کو دیکھا ہے۔ مجھے اب تک قربیٰ کا لفظ ان معنوں میں نہیں ملا۔ جن معنوں میں مفسرین نے لیا ہے۔ ممکن ہے بعد میں کوئی ایسا حوالہ مل جائے۔ مگر اس وقت تک جہاں تک لغت دیکھنے کا مجھے موقعہ ملا ہے۔ میرے نزدیک قربۃ۔ قرب اور قربیٰ الگ الگ معنوں میں استعمال ہوتے ہیں۔ قرب مکان یا زمان کے لئے قرب کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے قربۃ کا لفظ درجہ کے لحاظ سے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور قربیٰ کا لفظ رشتہ داروں کے تعلقات کے لحاظ سے استعمال کیا جاتا ہے پس چونکہ لغت اس میں فرق کرتی ہے۔ اس لئے ہمیں قربیٰ کے معنے رشتہ داری کے ہی کرنے پڑیں گے۔ اس صورت میں وہ معنے جو مفسرین کرتے ہیں۔ جب تک لغت کا کوئی اور حوالہ نہ ملے صحیح نہیں ہوں گے۔ بلکہ وہی معنے کئے جائیں گے۔ جو لغت کے بھی مطابق ہوں گے۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی کوئی اعتراض پیدا کرنے کا موجب نہیں ہوں گے۔ وہ معنے یہی ہیں کہ میں تم سے اسی محبت کا تقاضا کرتا ہوں جو ذی القربیٰ سے کی جاتی ہے۔ یعنی وہ تعلق جو ماں کا اپنے بچہ سے ہوتا ہے یا بچہ کا اپنی ماں سے ہوتا ہے۔ یا باپ کا اپنے بیٹے سے ہوتا ہے۔ یا بیٹے کا اپنے باپ سے ہوتا ہے۔ تم وہی تعلق میرے ساتھ پیدا کرو۔ اس تعلق میں کوئی مادی خواہش نہیں ہوتی۔ بلکہ فطری لگاؤ کے ساتھ ایک دوسرے سے محبت کی جاتی ہے۔ پس رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ فرمایا کہ چونکہ مَیں معلم ہوں۔ اور میرا کام یہ ہے۔ کہ میں تمہیں دینی تعلیم سکھاؤں۔ اس لئے ضروری ہے کہ

طبعی طور پر

تمہارے اندر یہ احساس پایا جائے۔ کہ تمہیں میرے پیچھے چلنا چاہیئے۔ پس تم ایسی ہی محبت کرو۔ جیسے بچہ اپنی ماں سے کرتا ہے تاکہ تمہیں سوچ سوچ کر میرے احکام کی اطاعت نہ کرنی پڑے۔ بلکہ آپ ہی آپ میرے احکام کے پیچھے چل پڑو۔ گویا الا المودۃ فی القربیٰ کے معنے یہ ہوئے۔ کہ تم میرے ساتھ ویسی ہی محبت کرو۔ جیسی بیٹا اپنے باپ سے یا بچہ اپنی ماں سے کرتا ہے۔ اور یہاں تک وہ اپنے ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔ کہ اگر ہم غور کریں۔ تو انسانی خدوخال اور حرکات میں بھی بیٹوں اور باپوں اور ماؤں اور لڑکیوں میں اتنی مشابہت پائی جاتی ہے۔ کہ دیکھ کر حیرت آتی ہے۔ بعض دفعہ باپ کو اپنا ہاتھ کسی خاص طرز پر ہلانے کی عادت ہوتی ہے۔ تو بیٹا بھی اسی طرز پر اپنا ہاتھ ہلانے لگ جاتا ہے۔ یا ماں کو عادت ہوتی ہے۔ کہ وہ اپنی آنکھ کو کسی خاص طریق پر حرکت دے۔ تو اس کی بیٹی بھی اسی طریق پر آنکھ کو حرکت دینے لگ جاتی ہے۔ یا اگر کسی شخص کو خاص طور پر لوچ اور لچک کے ساتھ بات کرنے کی عادت ہو تو بچے بھی اسی طرح لوچ اور لچک کے ساتھ باتیں کرتے ہیں۔ یا باپ کے اندر اگر لکنت پائی جاتی ہو۔ تو عام طور پر دیکھا جاتا ہے۔ کہ بچوں میں بھی لکنت پیدا ہو جاتی ہے۔ تو بچوں میں نقل کا ایسا مادہ پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کو جس طرح کوئی کام کرتے دیکھتے ہیں۔ اسی طرح خود بھی کرنے لگ جاتے ہیں۔ پس الا المودۃ فی القربیٰ میں اسی امر کی طرف اشارہ ہے۔ کہ تم میرے ساتھ صرف ذہنی تعلق نہ رکھو۔ صرف جذباتی تعلق نہ رکھو۔ بلکہ ایسا تعلق رکھو جیسے بچہ کا اپنے ماں باپ سے ہوتا ہے۔ جس طرح وہ اپنے ماں باپ کی خود بخود نقل کرنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم مجھ سے فائدہ اٹھانا چاہو۔ تو میرے ساتھ صرف فکری تعلق نہ رکھو بلکہ ایسا رکھو۔ کہ تم

اپنے افکار اور اپنے خیالات

اور اپنے اعمال میں خود بخود میری نقل کرنے لگ جاؤ۔ جیسے بچہ اپنے ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔ یہ چیز ایسی ہے۔ جو واقعہ میں قابل تسلیم ہے۔ کیونکہ آخر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہی شخص فائدہ اٹھائے گا جو ہر کام میں طبعی طور پر آپ کی نقل کریگا اگر یہ مادہ اس کے اندر نہیں ہوگا۔ تو وہ آپ سے فائدہ کیا اٹھائیگا۔ ان معنوں سے آپ کی انبیاء سابقین پر فضیلت بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ اور وہ اعتراض بھی واقعہ نہیں ہوتا۔ جو شیعوں کے معنے تسلیم کرنے سے آپ پر عائد ہوتا ہے۔ اس آیت کے شیعہ جو معنے کرتے ہیں۔ وہ دوسرے نبیوں کے مقابلہ میں آپ کی تنقیص کرنے والے ہیں۔ کیونکہ باقی نبی تو اپنی امتوں سے یہی کہتے رہے۔ کہ ہم تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے۔ مگر شیعوں کے نزدیک محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آ کر یہ کہہ دیا۔ کہ بے شک تم مجھے کوئی اجر نہ دو۔ مگر دیکھنا میرے بچوں اور رشتہ داروں کا خیال رکھ لینا۔ لیکن یہ معنے جو میں نے کئے ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وحی زیادہ مکمل ہے۔ کیونکہ پہلے انبیاء نے تو صرف یہی کہا۔ کہ ہم تم سے کوئی اجر نہیں مانگتے۔ مگر محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا۔ کہ میں تم سے ایک اجر مانگتا ہوں۔ مگر وہ اجر بھی ایسا ہے۔ جس کا تمہاری ذات کو ہی فائدہ پہنچ سکتا ہے اور وہ یہ کہ تم مجھ سے ایسا تعلق رکھو جو بچہ اپنی ماں سے رکھتا ہے۔ تاکہ تم رات اور دن میرے اعمال کی نقل کرتے رہو۔ جو کچھ میں کہوں اس کی تم نقل کرو۔ جو کچھ مَیں کروں اس کی تم نقل کرو۔ جس طرح ماں باپ ہندوستانی لباس پہنتے ہیں۔ تو بچہ بھی ہندوستانی لباس پہننے لگ جاتا ہے۔ ماں باپ جو زبان بولتے ہیں۔ وہی زبان بچہ بھی بولنے لگ جاتا ہے۔ ماں باپ جو حرکات کرتے ہیں۔ وہی حرکات بچہ بھی کرنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح تم میری طرف دیکھو۔ اور میری کامل طور پر اتباع کرو۔ تاکہ جو تعلیم اللہ تعالےٰ کی طرف سے مجھے تمہاری ہدایت کے لئے ملی ہے۔ وہ تمہاری

رگ رگ اور ریشہ ریشہ میں

سرایت کر جائے۔ یہ معنے ایسے ہیں۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلے انبیاء پر فضیلت اور برتری ثابت کرنے والے ہیں۔ پہلے انبیاء نے الا المودۃ فی القربیٰ نہیں کہا۔ اس لحاظ سے ان کی تعلیم یقیناً اس درجہ کی نہیں تھی۔ جس درجہ کی تعلیم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تھی۔

یہ معنے جو میں نے اس وقت کئے ہیں ان کی تصدیق اس آیت کا اگلا حصہ بھی کر دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ومن یقترف حسنۃً نزد لہٗ فیھا حُسناً اب اگر اس آیت کے معنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

رشتہ داروں سے تعلقاتِ محبت

رکھنا ہوتا۔ تو من یقترف حسنۃً نزد لہٗ فیھا حسناً کے ذکر کا موقعہ ہی کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ جو شخص نیکی کماتا ہے۔ ہم اس کے حسن کو بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔ اس بات کا بھلا اس سے تعلق ہی کیا ہو سکتا ہے۔ کہ میرے رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا لیکن مَیں نے جو معنے کئے ہیں۔ ان کے لحاظ سے یہ آیت بالکل صاف ہے۔ مَیں نے یہ معنے کئے ہیں۔ کہ تمہارا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

میرے ساتھ

بچوں والا تعلق

ہونا چاہئے۔ جس طرح بچہ بغیر فکر کے اور بغیر دلیل کے اپنے ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔ اسی طرح تمہارا فرض ہے۔ کہ تم میری نقل کرو۔ اس پر سوال پیدا ہوتا تھا کہ بچہ تو عقل کے بغیر نقل کرتا ہے۔ پس اگر ہم بھی بچوں کی طرح آپ کی نقل کرتے ہیں اور خود غور اور فکر سے کام نہیں لیتے تو یہ ایک ادنٰے مقام ہے۔ انسان کو تو جو بات ماننی چاہئے علیٰ وجہ البصیرت ماننی چاہئے نہ کہ اندھا دھند۔ جس طرح بچہ اپنے ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ پہلا درجہ

محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت

کا یہی ہوگا۔ کہ تم ان کی ویسی ہی نقل کرو۔ جیسے بچہ ماں باپ کی نقل کرتا ہے۔ مگر من یقترف حسنۃ نزدلہ فیھا حسنا جو شخص آپ کی نقل کرے گا۔ اعمال میں آپ کی نقل کرے گا۔ خیالات میں آپ کی نقل کرے گا۔ اقوال میں آپ کی نقل کرے گا۔ معاملات میں آپ کی نقل کرے گا۔ اور اس طرح نیکیاں اپنے اندر پیدا کرتا چلا جائے گا۔ تو گو یہ اوپر کے مقام کی نسبت سے ایک ادنٰے قدم ہوگا۔ مگر جوں جوں اسے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہ یقین پیدا ہوتا چلا جائیگا کہ وہ خدا کی طرف سے آئے ہیں اور وہ آپ کی کامل متابعت کرتا رہے گا۔ نزدلہ فیھا حسنا۔ ہم اسے رفتہ رفتہ ایک ایسے اعلٰے مقام پر پہنچا دیں گے کہ اُسے اعمال کے متعلق ایک کامل بصیرت حاصل ہو جائیگی گویا ہم اُسے پہلے درجہ پر ہی نہیں رہنے دیں گے۔ بلکہ براہ راست اس کے دل پر نور نبوت نازل کرکے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متابعت اور آپ کی کامل فرمانبرداری کے طفیل اسے بصیرت بھی عطا کر دیں گے۔

پس نزدلہ فیھا حسنا۔ جو اس آیت کا اگلا حصہ ہے۔ یہ بھی بتا رہا ہے کہ الا المودۃ فی القربیٰ سے مراد دنیوی سلوک نہیں ورنہ نزدلہ فیھا حسنا کے کوئی معنے ہی نہیں بنتے۔

غیر احمدی رشتہ داروں میں تبلیغی کارگذاری سے
اپنے سکرٹری صاحب تبلیغ کو مطلع فرما کر ممنون فرمادیں
(انچارج بیعت)

بسلسلہ ہفتہ تعلیم و تلقین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کا اظہار

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے اِسمُہٗ اَحمد کی پیشگوئی کے مصداق ہونے پر

ازحضرت مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی

(۳)

اقوام عالم پر اتمام حجت

جب قوموں میں تشتت اور انتشار اور تفرقہ رونما ہو جاتا ہے۔ اور اختلافات کثیرہ کے پیدا ہو جانے سے ان میں سے وحدت کی ہوا نکل جاتی ہے۔ تو اس صورت میں کہ زمینی روح کے علماء اور صوفیاء اور حکومتیں ان کی اصلاح کرنے سے عاجز ثابت ہوتی ہیں۔ تب خدا تعالےٰ اپنا کوئی نبی اور رسول مبعوث فرماتا ہے جس کے اندر آسمانی روح ہوتی ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کے ذریعے اپنی صفت علم اور قدرت کا تجدید اً جلوہ دکھاتا ہے۔ اور نور علم کے ذریعے لوگوں کی غلطیاں دور کرکے انہیں صحیح راستہ ہدایت کا دکھاتا ہے۔ یا انہیں اتمام حجت سے خدا کے مواخذہ کا مستحق بنا دیتا ہے۔ کیونکہ وہ مومنوں کے لئے بشیر اور کافروں کے لئے نذیر ہوتا ہے۔ اور دنیا کی ساری قوموں پر اتمام حجت کرنا۔ دنیا کی میل ملاقات کے اسباب کو چاہتا تھا جو اس زمانہ میں میسر آ گئے۔ جن کے ذریعے قوموں تک تبلیغ پہنچانا سہل ہو گیا پھر ہندوستان کی سرزمین جس میں احمد رسول کا مبعوث کیا جانا مناسبت رکھتا تھا۔ کیونکہ سب قومیں اور سب قسم کے مذاہب کا نمونہ ہندوستان میں پایا جاتا ہے۔ آپ نے براہین احمدیہ سے لیکر رسالہ پیغام صلح تک اسّی کے قریب کتابیں لکھیں جن کے ذریعے دنیا کی تمام قوموں پر اتمام حجت کی گئی۔ اور انعامی رنگ میں بھی۔ انذاری رنگ میں بشیری طور پر ہر قوم پر حجت پوری ہوئی۔ اور تبلیغ کا سلسلہ وسیع در وسیع کرتے کرتے دنیا کے کناروں تک تبلیغ پہنچا دی گئی۔ اور ہر ملک اور ہر قوم سے اور ہر مذہب سے سعید لوگ احمدی ہو رہے ہیں اور اگرچہ ہر ایک قوم عذابوں کی وجہ سے ہلاک ہونے سے گھٹ رہی ہے۔ لیکن ان سب دنیا کی قوموں کے بالمقابل اگر کوئی قوم ہلاکت اور گھٹنے سے بچی ہوئی ہے۔ اور نجات پانے کے ساتھ تیزی کے ساتھ ترقی کر رہی ہے اور جس کی دن دونی رات چوگنی ترقی پر ترقی ہو رہی ہے وہ دنیا میں صرف احمدی جماعت ہے۔ اور یہ احمد رسول کے اس پروگرام کا عملی ثبوت ہے۔ جو آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ کے رو سے سب ادیان باطلہ پر دین حق اور ہدایت کاملہ کا غلبہ اور قوت و شوکت کے ساتھ اظہار کیا گیا اور حدیث نبوی کی رو سے کہ آنے والا مسیح موعود حکم و عدل ہوگا۔ اور کسر صلیب اور قتل خنزیر کرے گا۔ اسی اتمام حجت کے طریق سے سب کچھ دکھا دیا سو دنیا دیکھ رہی ہے۔ کہ صلیب کس طرح ٹوٹ رہی ہے۔ اور خنزیر بھی کس طرح قتل ہو رہے ہیں پس احمد رسول کا یہ کارنامہ اسمہ احمد کی پیشگوئی کے ماتحت بمعنے اصلاح اقوام و اتمام حجت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے یقیناً باعث عزت ہے۔ اور اس سے حضور کی شان پر عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

عجائب نما اعجازی نشان

حضرت احمد رسول یعنی احمد قادیانی نے اپنے اعجازی نشانوں کا ذکر اپنی کتب میں بھی کیا ہے۔ جیسے کہ کچھ نمونہ کے طور پر نزول المسیح تریاق القلوب اور سب سے زیادہ نمونہ حقیقۃ الوحی میں پیش کیا گیا ہے۔ اور علاوہ اس کے جماعت احمدیہ کی تعداد جو لاکھوں تک پہنچی ہوئی ہے۔ اس کا ہر فرد یاتون من کل فج عمیق کی پرُمعنی پیشگوئی کی رو سے ایک اعجازی نشان ہے۔ اور قادیان کی نئی آبادی جو احمدی محلوں پر مشتمل ہے ان کی اینٹ اینٹ اعجازی نشان ہے۔ چنانچہ احمد رسول کے متعلق لیظھرہٗ علی الدین کلہ کے بعد آیت یا ایھا الذین آمنوا کونوا انصار اللہ کما قال عیسے ابن مریم للحواریین من انصاری الی اللہ میں یہ پیشگوئی بطور اعجازی نشان کے ذکر کی گئی ہے کہ احمد رسول کی تبلیغ اور اتمام حجت سے اسے مومنوں کی ایک بھاری جماعت دی جائے گی جس کا ہر فرد بطور اعجازی نشان کے ہوگا۔ اور دنیا میں اس جماعت کے افراد انصار اللہ کی حیثیت سے خدا کے دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے والے ہوں گے۔ جیسے کہ آیت فامنت طائفۃ اور کفرت طائفۃ سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ان انصار کی کوشش سے اقوام عالم سے بہت بڑی جماعت مومنوں کی پیدا ہو جائے گی۔ جیسا کہ اس کا ظہور آج مذکورہ پیشگوئی کے مطابق ہو رہا ہے۔ والحمد للہ علیٰ ذالک

پس یہ بات بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقصد رسالت کے لحاظ سے اسمہ احمد کی پیشگوئی کے احمد قادیانی پر چسپاں ہونے سے آپ کی شان کا اظہار کرتی ہے۔

قوت قدسیہ کے معجزانہ جذبات

باوجودیکہ حضرت احمد قادیانی کی بعثت بالکل بیکسی اور بے بسی کے عالم میں وقوع میں آئی اور ظاہری اسباب کے لحاظ سے بالکل بے سروسامانی کی حالت پائی جاتی تھی اس پر مزید یہ کہ دعوے کے ساتھ ہی دنیا مخالف اور دشمن ہو گئی اور دنیا کی دوسری دور کی مذہبی قومیں تو درکنار خود مسلمانوں کی قوم جو مذہبی طور پر بالکل قریب تھی وہ بھی دشمن اور سخت مخالف ہو گئی بلکہ امت محمدیہ کے علماء سوء نے سب سے پہلے آپ پر فتاوے تکفیر کا حربہ چلایا جس سے سب مسلمانوں کے فرقے اشتعال اور نفرت سے بھر گئے پھر آپ کے پاس ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق کے ارشاد کے مطابق بجز ہدایت اور دین الحق کے اللہ تعالےٰ کے بغیر کوئی ہدایت والا ساتھی ہے۔ نہ کوئی دین الحق والا۔ صرف اکیلے میدان دعوت میں خدا کی رسالت پہنچانے کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اب ایسے اکیلے انسان کے لئے جس کی قومیں بھی دشمن اور حکومت بھی مخالف ہو۔ پھر سب لوگ یا علماء کے تابعدار ہوں یا گدی نشین پیروں کے اور علماء اور گدی نشین دونوں قسم کے لوگ مکفر اور دشمن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ اور حکومت والے بھی مخالف ہوں۔ تو ان حالات میں کسی ایسے انسان کا بے سروسامانی کی حالت میں ان دشمنوں اور مخالفوں سے اپنی جماعت بنا لینا بجز قوتِ قدسیہ کے معجزانہ جذبات کے اور کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ اور یقیناً "احمد رسول" کی یہ معجزانہ قوتِ قدسیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فیوض و برکات کا اعجازی نمونہ ہے۔ حضور کی برتر شان کا اظہار ہے۔

باوجود مخالفتوں کے اعجازی فتوحات

حضرت مسیح اسرائیلی کے انصار اللہ اور حواریوں کی صحیح تبلیغ اور صحیح ہدایت پیش کرنے کے نتیجہ میں جو قوم بنی اسرائیل سے تعلق رکھتا تھا۔ صرف امنت طائفۃ من بنی اسرائیل وکفرت طائفۃ کے الفاظ میں بتایا۔ کہ قوم بنی اسرائیل سے ایک طائفہ نے مسیح کو قبول کیا۔ اور قوم کے ایک حصہ نے کفر اور انکار سے کام لیا۔ لیکن حضرت احمد رسول جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیابت میں آپ کی طرح دنیا کی تمام قوموں کے لئے مبعوث فرمائے گئے۔ دنیا کے تمام مذاہب کا ابطال کرنے کے لئے حسب ارشاد لیظہرہ علی الدین کلہ دنیا کی تمام قوموں تک تبلیغ پہنچائی گئی۔ اور پھر باوجودیکہ جہاں تبلیغ کا سلسلہ شروع ہوا۔ وہاں ہی مخالفت بھی شروع ہو گئی۔ اور اس طرح دنیا کے تمام مذاہب والوں نے اور تمام ملکوں کے لوگوں نے تبلیغ کرنے پر سخت مخالفت کی۔ اور پھر باوجود سخت مخالفتوں کے زمین کے کناروں تک کی قوموں میں سے ہر قوم سے حسب ارشاد فامنت طائفۃ ایک حصہ ضرور ایمان لانے والا ہوا۔ اور یہ سلسلہ تبلیغ کا دنیا میں زوروں کے ساتھ چلا جا رہا ہے۔ اور اعجازی فتوحات کا سلسلہ بھی جاری ہے۔ اور احمد رسول کی یہ کامیابیاں اور فتوحات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقصد کے لحاظ سے یقیناً اسمہٗ احمد کی پیشگوئی کو حضرت احمد قادیانی پر چسپاں ہونے سے آپ کی شان پر عزت و عظمت کا بہت بڑا جلوہ نمایاں ہوتا ہے۔

جماعتہائے سندھ کی فوری توجہ کیلئے

جماعتہائے سندھ کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و دیگر متفرق احباب جو اب تک کسی جماعت کے ساتھ شامل نہ ہو سکے ہوں۔ ان کی خدمت میں تحریر ہے کہ ترجمہ و اشاعت قرآن کریم و کتب کے لئے حضرت فضل عمر امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو خدامِ سندھ کو ازراہ نوازش موقعہ مرحمت فرمایا ہے۔ اس کے لئے خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے وعدوں کی فہرستیں جلد از جلد مرتب فرما کر خاکسار کے نام مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ تاکہ معین رقم کا وعدہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور پیش کیا جا سکے۔ ڈاکٹر حاجی خاں پراونشل امیر جماعت احمدیہ صوبہ سندھ۔ P. O. Mir Pur Mathelo (Sind)

کشمیر کمیٹی کی صدارت اور صدر کی زریں خدمات

(۳)

جب جموں و کشمیر کے مسلمان اپنی انتہائی ذلت و اسیری کو پہنچ چکے۔ تو رحمتِ الٰہی جوش میں آئی۔ اور مذہبی توہین کے بعض واقعات کی بنا پر مسلمانوں نے حکومت کشمیر سے انصاف کا مطالبہ کیا۔ لیکن حکومت کشمیر نے اسے بھی بغاوت کا نام دے کر مسلمانانِ ریاست کو گولیوں اور سنگینوں سے دبا دینا چاہا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسیروں کی رستگاری کا وقت آ چکا تھا۔ اور وہ اپنے ایک محبوب بندے کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "اسیروں کے رستگار" کو پورا کر دکھانا چاہتا تھا۔ اس لئے جہاں مسلمانانِ ریاست کو اپنی بے کسی کا زیادہ احساس ہوا۔ وہاں بیرونِ ریاست کے مسلمانوں کو بھی ان مظلوموں کی دادرسی کا خیال آیا۔ اور مسلمانانِ کشمیر کی اس مظلومیت کو دور کرنے کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے ہندوستان کے مسلم زعماء شملہ میں جمع ہوئے۔ باوجودیکہ ان میں بعض مشہور سیاسی لیڈر بھی تھے۔ اور بظاہر یہ کام ان کے سپرد ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن خدا نے اپنا کلام پورا کرنے کے لئے سب کے دل اس طرف پھیر دیئے۔ کہ اہل کشمیر کی مظلومیت دور کرنے کے لئے جو کمیٹی بنے۔ اس کے صدر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالےٰ ہوں۔

جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ حضور کو صدر منتخب کرانے میں اللہ تعالیٰ کی کئی حکمتیں تھیں۔ جن میں سے چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت مصلح موعود بارہا فرما چکے تھے۔ کہ گاندھی جی اور دیگر ہندوستانی لیڈروں کا حقوق کے حصول کے لئے سول نافرمانی کا طریق اختیار کرنا اہل ہند کے اخلاق کے لئے مفید نہیں۔ قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے ایسے ذرائع اختیار کرنے چاہئیں۔ جن سے انسان اپنے حقوق حاصل کر سکے۔ اس پر کانگرسی اصحاب عموماً یہ کہتے سنے جاتے تھے۔ کہ عملی زندگی میں یہ اصول نہیں چل سکتا۔ کہ قانون کی حد کے اندر رہ کر انسان اپنے حقوق حاصل کر سکے۔ اور ان میں سے بعض یہ کہنے سے بھی نہیں چوکتے تھے۔ کہ اگر احمدیوں کو کبھی سیاسی حقوق کے حصول کے لئے جدوجہد کرنی پڑی۔ تو وہ بھی ہمارے ہی اصول یعنی قانون شکنی پر عمل کرنے کے لئے مجبور ہوں گے۔

اگرچہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختلف مواقع پر یہ دکھلا دیا۔ کہ قانون کی حد کے اندر رہتے ہوئے کس طرح سے اپنے حقوق کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ لیکن تحریک کشمیر میں تو یہ پہلو کہ قانون شکنی کے بغیر اپنے حقوق کس طرح سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ اس قدر نمایاں ہوا۔ کہ حضور کی فراست اور ذہنِ رسا پر بے اختیار اللہ تعالیٰ کی حمد کرنے کو جی چاہتا ہے۔

حضور کے زیر سایہ تین چار سال کام کر کے اہلِ کشمیر نے جو کامیابی قانون کی حدود کے اندر رہتے ہوئے حاصل کی۔ وہ کانگرس باوجود اپنی پوری طاقت اور کوشش کے ہندوستان میں تیس چالیس برس میں بمشکل حاصل کر سکی۔ اور آریہ تو باوجود لاکھوں روپیہ خرچ کرنے اور ہزاروں اشخاص قید کرانے کے حیدر آباد دکن میں آخر کار ناکام رہے۔

اگر ایسا موقعہ پیش نہ آتا۔ تو دشمن کا یہ اعتراض قائم رہتا۔ کہ تمہارا اصل بظاہر تو خوشنما ہے لیکن عملی زندگی میں مفید اور کارآمد نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ کے زمانہ میں اس کا عملی جواب تحریک کشمیر میں دلوا دیا۔

(۲) حضور کے اس طریق کار سے جماعت کو ٹریننگ مل گئی۔ کہ اگر آئندہ کبھی ایسا موقعہ پیش آئے۔ تو وہ کس طرح کام کرے۔

(۳) سب سے بڑھ کر یہ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا الہام کہ "وہ اسیروں کا رستگار ہوگا"۔ ایسی شان سے پورا ہوا ہے۔ کہ اس میں کسی کو شبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی۔

تحریک حریت کشمیر میں جہاں حکومت کشمیر نے پورے زور سے مخالفت کی۔ اور اہلِ ریاست کو سختی سے دبایا۔ ان کے لئے سخت ترین ذرائع اختیار کئے۔ قید و بند جرمانہ کے علاوہ تخویف کے لئے لوگوں کو ٹکٹکی پر باندھ کر سزائیں دی گئیں۔ جہاں پولیس اور فوج کے ملازموں نے کئی ایک مقامات پر عوام پر انتہائی سختی کی۔ وہاں مسلمانوں میں سے ایک طبقہ نے حضور کی مخالفت شروع کر دی۔ مگر اس وجہ سے کامیابی نے نتائج کو اور بھی شاندار بنا دیا۔

حضور کی تحریک پر جماعت احمدیہ کے کئی نوجوان وکلاء نے انتہائی ایثار کا نمونہ دکھایا۔ وہ اپنا کاروبار چھوڑ کر اپنے امام کے اشارہ پر ریاست میں بیٹھ گئے۔ اور گرفتار شدہ مظلومینِ ریاست کے مقدمات کی مفت پیروی کی۔ یہی ایک چیز جماعت احمدیہ کے افراد کے ایثار کی بہترین مثال ہے۔ مگر اور بھی بہت سے کارکن حضور کے ارشاد پر دن رات اہل ریاست کی خدمت میں لگ گئے۔ حضور کی ہدایات کے تحت کشمیر کمیٹی کے معزز ارکان نے بھی پوری پوری جدوجہد کی۔ آخر سری مہاراجہ بہادر والیٔ جموں و کشمیر کو مسٹر گلانسی (اب سر گلانسی) کے زیر صدارت عوام کی شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک کمیشن مقرر کرنا پڑا۔ جس نے تحقیقات کے بعد اکثر شکایات کے ازالہ کے لئے سفارشات کیں۔ جو ہز ہائی نس سری مہاراجہ صاحب بہادر نے ازراہ نوازش منظور فرما لیں۔ اور ان پر خدا کے فضل سے عمل شروع ہو گیا۔ چنانچہ مسلمانوں کی اکثر مساجد و مذہبی عمارات انہیں دے دی گئیں۔ توہین مذہب کے ازالہ کے لئے خاص احکام جاری کئے گئے۔ علاوہ ازیں بہت سے امور ایسے تھے جن میں مسلمانوں کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی برابر کا فائدہ حاصل ہوا۔ مثلاً اہل ریاست کے لئے اسمبلی قائم کی گئی۔ جس میں سوالات اور قراردادوں پر بحث کے علاوہ بجٹ پر بھی بحث ہوتی ہے۔ پریس اور پلیٹ فارم کی آزادی دی گئی۔ چنانچہ آج ریاست کے ہر حصہ سے کئی اخبار نکل رہے ہیں۔ اور متعدد انجمنیں موجود ہیں۔ جو اپنا کام کر رہی ہیں۔ کشمیر میں عوام کو زمین پر مالکانہ حقوق حاصل نہ تھے۔ جو عطا کئے گئے۔ تعلیم و ملازمتوں میں پس ماندہ اقوام کے حقوق کی حفاظت کے لئے کمیشن نے خاص طور پر سفارش کی۔ جس کی پابندی کے لئے سری مہاراجہ بہادر نے خاص طور پر احکام جاری فرمائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ جہاں چھوٹی ملازمتوں میں مسلمانوں اور دیگر پس ماندہ اقوام مثلاً بدھوں۔ ہریجنوں۔ جموی ہندوؤں کے حقوق کی طرف توجہ ہونے لگی۔ وہاں اعلیٰ ملازمتوں میں ان کے حقوق کا خاص خیال رکھا جانے لگا۔ چنانچہ کرنل کالون کے زمانہ وزارت میں پانچ منسٹروں میں سے دو منسٹر مسلمان رکھے گئے۔ ہیڈز آف ڈیپارٹمنٹس میں مسلمانوں کی تعداد بڑھا کر پانچ کر دی گئی۔ دونوں صوبوں جموں و کشمیر کے اعلیٰ افسروں میں سے ایک گورنر۔ ایک ڈی آئی جی پولیس ایک سیشن جج مسلمان مقرر کئے گئے۔ بعد مسلمان پر امید ہونے لگے۔ کہ مستقبل قریب میں وہ اپنے تمام زائل شدہ حقوق حاصل کر کے پھر اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکیں گے۔ (خاکسار قاضی عبد اللہ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

۳ فروری ۱۹۴۵ء

کو مجلس خدام الاحمدیہ کا سالِ رواں ختم ہو رہا ہے لیکن مجالس کے ماہانہ چندہ کی وصولی کی رفتار نہایت سست اور مایوس کن ہے - اور بہت بڑی اکثریت ایسی مجالس کی ہے - جنہوں نے تا حال ایک پیسہ بھی مرکز کو ارسال نہیں کیا - لہذا جملہ عہدیداران خصوصاً قائدین - زعماء اور سکرٹریان مال کو متنبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے اہم فرائض کے پیش نظر ماہانہ چندہ کی ترسیل میں باقاعدگی اختیار کریں - اور بقایا چندہ فوری طور پر ادا کریں

اس اعلان کے بعد غفلت اور لاپرواہی برتنے والی نادہندہ مجالس کے نام بموجب قاعدہ ۱۳۹ صدر محترم کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے

بشیر احمد مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

میرٹھ چھاؤنی کے احمدی دوست

میں تبدیل ہو کر بسلسلہ ملازمت میرٹھ کینٹ میں آیا ہوں - میرٹھ کینٹ میں اگر کوئی احمدی دوست ہوں تو مجھے مل کر ممنون فرمائیں -

خاکسار :- میر عزیز الدین احمدی صوبیدار ہیڈ کلرک ۲/۱۶ پنجاب رجمنٹ میرٹھ چھاؤنی

نادہندگان چندہ کے اخراج کے متعلق اعلان

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بعض نادہندگان کا معاملہ پیش کئے جانے پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ "ایسے کیسوں میں جماعتہائے متعلقہ کو ہدایت دی جائے کہ وہ اس قسم کے نادہندوں کے متعلق نظارت امور عامہ میں رپورٹ کریں تا ان کو جماعت سے خارج کیا جائے"۔

نیز فرمایا "کہ جب تک ایسے لوگوں کو باقاعدہ طور پر نظارت امور عامہ کی معرفت جماعت سے خارج نہ کروایا جائے - تب تک وہ جماعت کے ممبر سمجھے جائیں گے - اور ان سے وصولی چندہ کا مطالبہ نظارت بیت المال کی طرف سے قائم رہے گا"

اسلئے عہدیداران مقامی کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ اگر ان کی جماعت میں ایسے دوست ہیں جو باوجود ہر قسم کی کوشش کے چندہ کے تارک ہوں - تو ان کا معاملہ جماعت کی مجلس عاملہ میں پیش کر کے اس کی رپورٹ کے ساتھ نظارت امور عامہ میں بھجوائیں تا ان کے جماعت سے اخراج کا فیصلہ کیا جا سکے - اور اس وقت تک جب تک ان کے اخراج کا فیصلہ جماعت مقامی نظارت امور عامہ کے توسط سے نہیں کروا لیتی جماعت سے چندہ کا مطالبہ قائم رہیگا (ناظر بیت المال)

ڈسکہ میں بغرض علاج جانیوالے احمدی احباب

مکرمی چوہدری شکر اللہ خان صاحب عزیز امیر جماعت ہائے احمدیہ حلقہ ڈسکہ نے مریضوں کے لیئے بعض ضروری ہدایات بہم پہنچائی ہیں جو احباب کی اطلاع کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہیں - احباب کو چاہیئے کہ جو ڈسکہ گورنمنٹ ہسپتال میں علاج معالجہ کی غرض سے جائیں - وہ ان ہدایات کی خاص طور پر پابندی فرمائیں - ورنہ عدم توجہ یا عدم احتیاط کے سبب انہیں تکالیف نہ اٹھانی پڑیں

(۱) امراض چشم اور پیٹ میں رسولی کے سبب بیمار لوگوں کے علاوہ معمولی اور پیچیدہ امراض میں مبتلا لوگ علاج معالجہ یا اپریشن کی غرض سے مذکورہ ہسپتال میں آئیں - پیچیدہ امراض میں مبتلا یا وہ بیمار جنکے فوری علاج کے لیئے نازک ترین اور قیمتی اوزاروں کی مدد سے آپریشن لازم ہو - تو ایسے مریض لاہور

دلروز (رجسٹرڈ)

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے سی ایس آئی دلروز کے متعلق تحریر فرماتے ہیں

۱۹۰۴ء سے استعمال ہے

"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپ کو دکھایا تھا مجھے پچھلے دس سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی قسم کی دوائیں برتیں لیکن سب بیفائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں کہ دلروز کی دو ہی شیشیوں نے اس کو بالکل اچھا کر دیا جس کے لئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں"

(ترجمہ انگریزی)

تمام جلدی امراض کا ایک ہی علاج

گذشتہ چالیس سالہ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ دلروز تمام علاجوں سے جلدی لگنے والا ہے۔ ہر قسم کے پھوڑے پھنسی خارش ہر قسم کے زخم، چنبل، داد، کھجلی، گنج، چھائیاں، مہاسے وغیرہ کا آسان علاج ہے

قیمت فی شیشی ... آٹھ آنہ

ہر مشہور دوا فروش سے طلب کریں

حکیم ابراہیم اینڈ سنز دلروز ہال فیروز پور روڈ لاہور

واحد گورنمنٹ سیکیورٹی جس میں -

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹس کی قیمت ۱۰ روپے ہے مگر ۱۲ برس میں ان کی مالیت ۱۵ روپے ہو جاتی ہے - اس طرح ان پر ۴ ۱/۲ فیصدی منافع ملتا ہے - گویا اگر آپ اس وقت ۱۰۰۰ روپے لگائیں تو آپ کو ۱۵۰۰ روپے واپس ملیں گے اور آپ کی رقم تمام عرصے محفوظ رہے گی۔

انہیں ۳ سال بعد کسی وقت بھی بھنایا جا سکتا ہے۔

آپ انہیں حکومت کے مقرر کردہ ایجنٹوں یا "سیونگز بیورو" یا ڈاک خانے سے خرید سکتے ہیں۔

نیشنل سیونگز سرٹیفکیٹ خریدیئے

1243

Digitized By Khilafat Library Rabwah

یا امرتسر کے سرکاری یا مشہور غیر سرکاری ہسپتالوں کا رخ پسند فرمائیں۔ تو انشاء اللہ تعالیٰ فائدہ میں رہیں گے۔

۲۔ جو احباب علاج کی غرض سے ڈسکہ ہسپتال میں داخل ہونے کے لئے تشریف لے جاویں۔ وہ اپنے ساتھ ضروری برتنوں موسم کے مطابق ضروری بستروں۔ حسب ضرورت خوراک و لباس کے علاوہ کوئی ہوشیار اور خوش خلق مصاحب یا ملازم اپنے ہمراہ ضرور لے جاویں۔ تا وہ مریض کی صحیح طور پر خدمت اور نگرانی کر سکے۔

۳۔ چارپائیاں اور چھولداریاں وہاں کرایہ پر مل سکتی ہیں۔ دودھ کی دوکان قریب ہی ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہسپتال مذکور کے ساتھ علاج معالجہ کے لئے واقفیت یا سفارش کی کوئی ضرورت نہ ہوگی۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

ہمدرد نسواںؒ

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کا تجربہ فرمودہ نسخہ

اٹھرا کے مریضوں کے لئے

نہایت مجرّب و مفید ہے

قیمت فی تولہ ایک روپیہ چار آنہ۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے

ملنے کا پتہ:-

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت

ایک بی۔ ایس۔ سی کیمسٹ یا ایم ایس۔ سی کی ضرورت ہے۔ جس کو لیبارٹری میں بطور اسسٹنٹ کے کام کرنا ہوگا۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں بنام منیجر پریسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان آنی چاہئیں۔

اہل اسلام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

دنیا کی تمام مذہبی اقوام کی کتب سے یہ ثابت ہے۔ کہ جب لوگ اپنے مذہب کی اصل تعلیم فراموش کر کے گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ تو رب العالمین کی طرف سے ایک ربانی مصلح مبعوث کیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعہ دین کی تجدید ہوتی ہے۔ اور یہ سلسلہ متواتر جاری رہتا ہے۔ اسلام میں بھی یہ ربانی قانون مسلم ہے۔ جیسا کہ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنی یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث فرمائیگا۔ جو ان کے لئے ان کا دین تازہ کریگا۔ (ابوداؤد) گذشتہ صدیوں میں ایسے ربانی مجددین کا ظہور برابر ہوتا رہا۔ اس طرح اس صدی میں خدا تعالیٰ نے حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مقرر فرمایا۔ بہت سے لوگ آپکی جماعت کے عظیم الشان تبلیغی کارنامے دیکھ کر یہ کہتے ہیں۔ کہ وہ آپ کو اس صدی کا مجدد ماننے کے لئے تیار ہیں۔ مگر آپکے دوسرے دعووں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ کیا جو شخص اس عالم الغیب کی طرف سے دنیا کی رہنمائی کے لئے مقرر کیا گیا ہو۔ وہ اپنی طرف سے جھوٹے دعوے کر کے لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ یہ خیال سراسر غلط ہے۔ ایسے خیال والے خدا تعالیٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہوئے۔ کہ خدا تعالیٰ نے باوجود عالم الغیب ہونے کے نعوذ باللہ ایسی سخت غلطی کی۔ کہ اس صدی میں ایک صادق کو مبعوث کرنے کے عوض ایک کذاب کو منتخب کیا۔ نعوذ باللہ۔ اے لوگو۔ خدا کا خوف کرو۔ اور کچھ تو عقل سے کام لو۔ تم اسی غلط عقیدہ پر اڑے رہو گے۔ اس لئے ہم تم پر حجت پوری کرنے کے لئے یہ چیلنج دیتے ہیں۔ کہ اگر تمہارا یہی خیال ہے۔ تو تمہاری نظر میں اس صدی کا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث کیا ہوا کون سا دوسرا ربانی مجدد ہے؟ اسے پبلک میں پیش کرو۔ اور ہم تم کو بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ورنہ صحیح بخاری کی یہ حدیث یاد رکھو اور خوب یاد رکھو کہ مرتے ہی منکر نکیر دونوں فرشتوں کی طرف سے یہ پرسش ہوگی۔ کہ تم نے اپنے زمانہ کے ربانی امام کو مانا یا نہیں۔ ماننے والوں کے لئے جنت ہے۔ اور منکرین کے لئے اسی وقت سے عذاب شروع ہے۔ خدا تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ اور حق سمجھنے اور قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تا تم بھی ہمارے روحانی بھائی ہو جاؤ۔ پھر ہم سب مل کر دنیا میں تبلیغ اسلام کے کام میں لگ جائیں۔ یہی خدا تعالیٰ نے ہماری زندگی کا مقصد قرار دیا ہے۔ اور ہم سب پر یہ بجا لانا فرض ہے۔ (عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن)

سب سے بڑی قلتوں میں سے ایک

کاغذ

"پیپر کنٹرول (اکانمی) آرڈر" سے کس طرح لازمی ضروریات کیلئے کاغذ کی فراہمی کا انتظام کیا گیا ہے

اس کنٹرول کی وجہ سے غیر سرکاری ضرورتوں کے لئے کاغذ کی موجودہ فراہمی میں ایک پونڈ کی بھی کمی نہیں ہوئی۔ نہ حکومت کے استعمال کے زائد کاغذ لیا جا رہا ہے۔

اس آرڈر کے ذریعے خرچ کی مقدار کو ۱۹۴۲ء کی مقدار کے ۷۰ فیصدی تک محدود کر کے ہر قسم کے خرچ کو سختی سے گھٹا دیا گیا ہے۔ تاہم زیادہ اہم ضرورتوں کے لئے اس ۷۰ فیصدی والے اصول سے رعایت مل سکتی ہے۔ اس قسم کی بہت سی رعائتیں پہلے ہی دی جا چکی ہیں اور بعض زیر غور ہیں۔ چنانچہ اس آرڈر کا مقصد اہم ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے غیر اہم اخراجات کو کم کرنا ہے۔ پبلک مفاد کے اداروں کو جیسے ٹرام، بس، بجلی کی کمپنیاں اور آب رسانی کا انتظام، ضروری اشیاء کے کارخانے، تعلیمی ادارے وغیرہ، اپنی کم سے کم ضروریات کے لئے بہر حال کاغذ ملنا چاہیئے۔ یہ اسی طرح ممکن ہے کہ غیر ضروری صرف کو سختی سے گھٹایا جائے۔ اس میں ملک ہی کا فائدہ ہے۔ جتی الامکان کفایت سے کام لیکر حکومت کے ساتھ تعاون کیجئے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حالات سے باخبر رہئے۔ کاغذ بچایئے

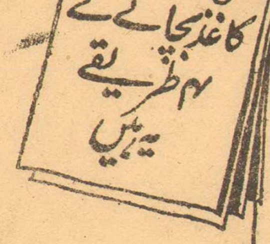

۱۔ کاربن سے اتارے ہوئے پرانے ورقوں کا دوسرا رخ کام میں لایئے۔
۲۔ غیر اہم خطوط کا جواب انکی پشت پر لکھ دیجئے
۳۔ حاشیہ گھٹا کر ہر جگہ تنگ کر دیجئے۔
۴۔ حتی الامکان چھوٹے سے چھوٹا کاغذ استعمال کیجئے

پیپر کنٹرول (اکانمی) آرڈر ۱۹۴۴ء کی نقل منیجر آف پبلیکیشنز، سول لائنز دہلی یا سرکاری مطبوعات بیچنے والے ایجنٹوں سے ایک آنے میں مل سکتی ہے۔

محکمہ انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز، نئی دہلی نے شائع کیا

AAA 1215

لنڈن ۲۴ نومبر۔ امریکن بھاری بمباروں نے بہت بڑی تعداد میں دن کے وقت ٹوکیو پر زبردست حملہ کیا۔ اور دشمن کے صنعتی ٹھکانوں پر بم برسائے۔ یہ حملہ مریانا کے اڈوں سے اڑ کر کیا گیا جو بارہ سو میل جنوب میں واقع ہے۔ یہ ٹوکیو پر دوسرا حملہ ہے۔ پہلا حملہ اپریل ۱۹۴۲ء میں کیا گیا تھا۔ خاص جاپان سے ایک ہزار میل شمال مشرق کی طرف جنگی جہازوں نے دشمن کے ایک جزیرہ پر گولہ باری کی۔ جزیرہ لیٹے کے شمال میں لیجان پر امریکن فوج نے قبضہ کر لیا ہے اور اب وہ دریائے لیٹے کے کنارے پہنچ گئے ہیں۔ پہلی جاپانی ڈویژن کے اکثر سپاہی مارے جا چکے ہیں۔

دہلی ۲۴ نومبر۔ مغربی برما میں کلیوا سے ۱۳ میل مغرب کی طرف ایک گاؤں پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔ یہاں سے ۴ میل شمال کی طرف دریائے چندون کے ساتھ ساتھ ہماری پیشقدمی جاری ہے۔ جاپانی یہاں سخت مقابلہ کر رہے ہیں۔ بھامو کے شمال کی طرف دشمن کی صفوں میں دراڑ ڈال دی گئی ہے۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ ساتویں فرانسیسی فوج کے دستے سٹراسبورگ میں داخل ہو گئے ہیں اور شہر کا ایک حصہ آزاد کرا لیا ہے یہ شہر شمال مشرقی فرانس میں دریائے رائن کے کنارے ایک اہم شہر ہے۔ فرانسیسی سپاہیوں نے ۲۴ گھنٹہ میں ۱۸ میل فاصلہ طے کیا۔ اس کامیابی نیز پہلی فرانسیسی فوج کے سوئس پر قابض ہو جانے سے پچاس ہزار جرمن فوج کے گھِر جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ ٹوکیو ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ لیٹے کے جزیرہ میں جاپانی فوج کی حالت ابتر ہو گئی ہے۔ اور اس جزیرہ کے سقوط کی خبر سننے کے لئے جاپانیوں کو تیار رہنا چاہیئے۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ مارشل ٹیٹو کے ہیڈکوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ سارے مقدونیہ کو آزاد کرا لیا گیا ہے۔ مشرقی بوسنیا میں شدید جنگ جاری ہے۔

پٹنہ ۲۴ نومبر۔ کل رات ۱۲ ڈاؤن پنجاب میل کو آرہ کے پاس حادثہ پیش آیا۔ انجن اور اگلے چھ ڈبے پٹری سے اتر گئے چھ آدمی ہلاک اور ساٹھ زخمی ہوئے جن میں سے ۳ کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۲۴ نومبر۔ زیادہ خوراک پیدا کرنے کی غرض سے جو ہنگامی سکیمیں تیار کی گئی ہیں ان سے ۳۰ لاکھ ۸۰ ہزار ایکڑ رقبہ مزید زیر کاشت آ سکے گا۔ ان پر نو کروڑ روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔

کلکتہ ۲۴ نومبر۔ بنگال اسمبلی میں حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ موجودہ وزارت کے عہد میں ۲۳۵ سیاسی قیدی رہا کئے گئے ہیں۔ صوبہ میں ایک سال کے اندر ۲۱۵ ہڑتالیں ہوئیں اور ۶۶ ہائی سکول بند ہوئے

کانڈی ۲۴ نومبر۔ جنوب مشرقی ایشیا کی کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کل سخت مقابلہ کے بعد ۳۸ ویں چینی ڈویژن کے دستے جنوب کی طرف سے دو مقامات پر بھامو کے شہر میں داخل ہو گئے۔ دوسرے دستے بھی شہر کی بیرونی بستیوں میں اور اندر داخل ہو گئے چندون کے محاذ پر دشمن کی چوکیوں پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ چندون کے مشرق میں گشتی سرگرمیاں جاری ہیں۔ ہوائی جہازوں نے کلیوا کے پاس پانچ پلوں کو برباد کر دیا۔ اور کلاڈان کی جاپانی چوکیوں پر بمباری کی۔

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ بحرالکاہل کے امریکن کمانڈر انچیف نے مسٹر روزویلٹ کو ایک رپورٹ بھیجی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ اب جاپان کا کوئی علاقہ ایسا نہیں کہ جہاں ہمارے ہوائی جہاز نہ پہنچ سکیں۔ جاپان کے لئے اب لڑائی شروع ہو چکی ہے۔ اور ہم جاپان کے اندرونی علاقوں میں دشمن کی طاقت کو اس قدر کمزور کر دیں گے کہ ہماری بری، بحری اور ہوائی افواج آسانی سے جاپان پر چڑھائی کر سکیں۔ ٹوکیو پر امریکن بمباروں نے جو حملہ کیا۔ اس میں ... اور دریا کے بندروں کو کافی نقصان پہنچا۔ یوکوہاما کی خلیج پر بھی حملہ کیا گیا۔ اس طرح بحرالکاہل میں دشمن کی بعض اور مضبوط چھاؤنیوں پر بھی حملے کئے گئے۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ نئے نائب وزیر ہند لارڈ لسٹوول نے رائٹر کے نمائندے سے کہا کہ وہ بہت جلد ہندوستان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

لکھنؤ ۲۴ نومبر۔ شہر کے میونسپل انتخابات پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔

ریاسی ۲۴ نومبر۔ تحصیلدار کی عدالت میں ایک لڑکے نے درخواست دی ہے۔ کہ میرے مرحوم باپ کی جگہ مجھے نمبردار بنایا جائے گاؤں کے لوگوں کا بیان ہے کہ یہ شخص باپ کی وفات کے بیس سال بعد پیدا ہوا ہے۔

القدس ۲۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب خواتین کی کانفرنس ۱۱ دسمبر کو قاہرہ میں منعقد ہو رہی ہے

لنڈن ۲۴ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کی جرمن افواج کا کمانڈر انچیف مارشل کیسلرنگ فوت ہو چکا ہے۔ ایک ہوائی حملہ میں اس کے سر پر زخم آئے۔ اور وہ پانچ روز بیمار رہ کر فوت ہو گیا۔

بمبئی ۲۴ نومبر۔ پولیس نے چھاپہ مار کر ایک جولاہے کے ہاں سے نو سو تولہ وزنی سونے کی سلاخ برآمد کی ہے۔ جولاہا مفرور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ دھماکے کے حادثہ کے موقع پر یہ اس کے ہاتھ لگی تھی۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ شاہ ایبے سینیا نے حکم دیا ہے کہ آئندہ حبشہ میں مقیم عیسائی مشن انفرو پین سپین چرچ کے پیروؤں میں اپنی تبلیغ نہیں کر سکتے۔ جن علاقوں میں انفرو پین چرچ کے پیروؤں کی اکثریت ہے۔ ان میں دوسرے عیسائی مشنوں کے مبلغ داخل نہ ہو سکیں گے

بیت المقدس ۲۴ نومبر۔ آج پھر پولیس نے بیت المقدس۔ حیفہ اور تل ابیب میں مختلف مقامات پر چھاپے مارے۔ اور ۲۵ دہشت انگیز یہودیوں کو گرفتار کیا جن کے قبضہ سے اسلحہ بھی برآمد ہوا۔

واشنگٹن ۲۴ نومبر۔ مسٹر روزویلٹ نے جنگ کے چھٹے قرضے کے لئے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ امریکہ جنگ پر روزانہ ۲۵ کروڑ ڈالر خرچ کر رہا ہے ... مزید ۱۴ ارب ڈالر قرضہ کی اپیل کی گئی ہے۔

کانڈی ۲۴ نومبر۔ دو سو ہندوستانی جنگی قیدی جاپانیوں کی قید سے رہا ہو کر آئے ہیں۔ ان کا بیان ہے کہ جاپانی اتحادی قیدیوں سے نہایت سنگدلانہ سلوک کرتے ہیں۔

کیا آپ نے ترجمۃ القرآن کے وعدوں کی فہرستیں یعنی مردوں اور عورتوں کے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر دیئے ہیں؟ اگر نہیں تو فوری توجہ فرمائیں۔

قائمقام سکرٹری تحریک جدید

پٹیالہ ۲۴ نومبر۔ خالصہ ڈیفنس آف انڈیا لیگ نے اپنے حالیہ اجلاس میں فیصلہ کیا ہے کہ چھ ماہ کے اندر چار ہزار سکھ نوجوان فوج میں بھرتی کئے جائیں۔

لاہور ۲۴ نومبر۔ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ موسم خریف کے اناج کا بھاؤ وہی رہے گا۔ کیونکہ یہ تسلی بخش ہے۔ حکومت پنجاب اس فیصلہ سے خوش ہے۔

لاہور ۲۴ نومبر۔ حکومت پنجاب نے ۴۲ کانگرسی نظربندوں پر سے پابندی ہٹائے جانے کا اعلان کر دیا ہے۔

بمبئی ۲۴ نومبر۔ ہندوستان اور چین کے درمیان ایک پائپ لائن تیار کی گئی ہے جو اٹھارہ سو میل لمبی ہے۔ اور کلکتہ سے شروع ہو کر آسام۔ برما اور موگان کی وادیوں میں سے ہوتی ہوئی چین پہنچتی ہے۔

دہلی ۲۴ نومبر۔ حکومت نے یکم جنوری ۱۹۴۵ء کے نیوز پرنٹ کے کوٹا میں ڈیوڑھا اضافہ منظور کیا ہے۔ اشتہارات کی جگہ ۳۵ فی صدی تک محدود کر دی گئی ہے۔ اور کسی روزانہ اخبار کی قیمت دو آنہ سے زیادہ نہ ہو سکے گی۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ لنڈن ٹائمز نے لکھا ہے کہ سلطنت برطانیہ میں اس قدر عیسائی آباد نہیں۔ جتنے مسلمان ہیں۔ لنڈن میں اتنے مسلمان ہیں کہ یورپ کے کسی شہر میں نہ ہونگے لنڈن میں جامع مسجد کا نقشہ تیار ہو چکا ہے مگر افسوس یہ جنگ کے دوران میں تیار نہ ہو سکے گی اس پر پانچ لاکھ پونڈ صرف ہونگے۔

اٹاوہ ۲۴ نومبر۔ کینیڈین کابینہ کے ایک اجلاس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ اگر رضاکارانہ فوجی سسٹم کامیاب نہیں ہو سکتا۔ تو اسے ترک کر دیا جائے۔ اور جبری بھرتی کی جائے کابینہ کے کسی ممبر نے استعفیٰ ... میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

لنڈن ۲۴ نومبر۔ نائب وزیر ہند نے ایک بیان میں کہا کہ میرے نزدیک ہندوستان

Digitized By Khilafat Library Rabwah